OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

Al-Qamar, Volume 6, Issue 1 (January-March 2023)

حافظ مظہر الدین مظہر کی نعتیہ تلمیحات: ایک تحقیقی جائزہ

Hafiz Mazharuddin Mazhar's *Na'tiya Talmīḥāt*: A Research Review

Hafiz Muhammad Rizwan

Doctoral Candidate, Department of Urdu, University of Karachi

Dr. Sadaf Tabassum

Assistant Professor, Department of Urdu, University of Karachi

Abstract

When Hazrat Muhammad (ﷺ) was asked to relate his views about poetry. He (P.B.U.H) replied: هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهُ حَسَنٌ وَقَبِيْحُهُ قَبِيْحٌ[1] Poetry is a speech, and if it's excellent, it's correct. If poetry is awful, it is incorrect (prohibited)". It becomes illuminatingly clear that poetry is the best means to unveil and Express emotions. Love for Hazrat Muhammad (ﷺ) is the embodiment of unshakeable belief in Islam. The Muslim poets have transformed deep love and reverence for Hazrat Muhammad (ﷺ) into poetic form. Hafiz Mazhar-Ul-Din Mazhar's poetry marks a distinguished status in this regard. He is one of the most celebrated Poets of 20th century. Mazhar-Ul-Din's works consist both of prose and poetry. The captivating use of the genres of poetry in his exceedingly exotic quality. He portrayed and beautifully delineated Hazrat Muhammad's (ﷺ) life and his personality in his poetry. Abundant use of (تلمیح) has been noted in the works of poets. Hafiz Sahab has also employed talmih (تلمیح) repeatedly in his works. The research-oriented critique of (تلمیحات)

CC BY

regarding Mazhar's poetry has been presented in the subject under consideration.

Keywords: *Na'tiya Talmīḥāt*, Mazharuddin Mazhar, Research Review

تمہید

اردو کی شعری اصناف کا بالاستیعاب مطالعہ کیا جائے تو دیگر بہت سی اصناف کے مقابلے میں نعت نے اپنا مقام نہ صرف مستحکم کیا ہے بلکہ اس صنف میں موضوع کا پھیلاؤ اتنا جاذب ہے کہ تخلیق اور تخلیق کار کا بُعد ختم ہو جاتا ہے۔ سر شاری اور عقیدت کے مرحلے کے ساتھ ساتھ اب اس صنف کے تجزیات بھی سامنے آ چکے ہیں جو خوش آئند ہیں۔ نعت نگاری ایک اعزاز ہونے کے ساتھ امتحان بھی ہے۔ شعر و ادب کے رموز اور پیچ و تاب سے آشنا ایک مسلمان کے لیے اس سے بڑھ کر لائق افتخار جولان گاہ ہے ہی نہیں کہ جہاں اسے تسکین ذوق کا سامان بھی میسر ہو اور یوم آخریں باعث نجات بھی بن جائے۔ تاریخ اسلام میں جن شخصیات نے اولین اس میدان کا انتخاب کیا ان میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت ہے۔ چنانچہ سیدنا حسان بن ثابت، اسود بن سریع، عبداللہ بن رواحۃ، عامر بن اکوع، عباس بن عبدالمطلب، کعب بن زبیر، نابغہ جیدی، عائشہ صدیقہ، فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رضی اللہ عنہم کے اسماء گرامی اس فہرست میں اولین حیثیت کے حامل ہیں۔ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے تو دعا بھی فرمائی۔ اللھُمَّ أَیِّدْہُ بِرُوحِ القُدُسِ[2] بلکہ انہیں شاعر رسول اللہ کا خطاب دیا گیا[3] ان شخصیات کے نعتیہ کلام کتب احادیث و سیر میں موجود ہیں۔ اسی سلسلہ مبارکہ کی ایک کڑی مظہر الدین مظہر بھی ہیں۔ اُردو زبان کو دہلی دکن کے دانشوروں نے مجالِ سخنوری بنایا تو اس فضاءِ معطر کے یہ جھونکے امرت سر بھی پہنچے۔ حافظ مظہر الدین مظہر امرت سر کے ستکوہا نامی ایک گاؤں میں 1914ء کو پیدا ہوئے۔[4] والد ماجد مولانا نواب الدین رام داسی نے مظہر الدین کو ریاست پٹیالہ بھیجا گیا، وہاں انہوں نے قرآن مجید حفظ کیا بعد ازاں حزب الاحناف لاہور سے درسیات کی تکمیل کی۔ جامعہ عباسیہ کے شیخ الجامعہ مولانا غلام محمد گھوٹوی سے بھی کچھ فیض حاصل کیا۔ نعت و غزل کے شہسوار تھے کہ حسان العصر کی عرفیت سے معروف ہوئے۔ مظہر الدین مظہر کی زندگی کے ادبی میدان میں نظم کے ساتھ ساتھ نثر میں بھی بیاض نہیں۔ کالم نگار کی حیثیت سے آپ کی علمی و ادبی رشحاتِ فکر روزنامہ "ندائے ملت" اور روزنامہ "کوہستان" کے صفحات کی زینت بنے رہے۔ آپ نے درج ذیل دس تصانیف لطیفہ بطور علمی آثار چھوڑیں۔

(۱) خاتم المرسلین
(۲) شمشیر وسناں (ملی نغمے)
(۳) حرب وضرب (قومی نظمیں)
(۴) تجلیات (نعتیہ مجموعہ کلام)
(۵) جلوہ گاہ (نعتیہ مجموعہ کلام)
(۶) باب جبریل (نعتیہ مجموعہ کلام)
(۷) میزاب (نعتیہ مجموعہ کلام)
(۸) نشان راہ (نعتیہ مجموعہ کلام)
(۹) نور ونار (نعتیہ مجموعہ کلام)
(۱۰) وادی نیل (جوبی زیدان کے ناول کا اردو ترجمہ)[5]

نعتیہ تلمیحات

مظہر الدین مظہر کی نعتیہ تلمیحات سے قبل ضروری ہے کہ سخن کی اس صنف کا طائرانہ جائزہ پیش کیا جائے۔ اور ان مباحث کو شامل مطالعہ کیا جائے۔ جن سے تلمیح کے لغوی اور استعاراتی اشارے سمجھنے میں مدد مل سکے۔

تلمیح کا لغوی معنی

" تلمیح" عربی زبان کا لفظ ہے اور یہ باب تفعیل کا مصدر ہے۔ مکمل باب اس طرح مستعمل ہے لمح، یلمح، تلمیحا اس کے لغوی معنی اشارہ کرنا یا اُچٹتی نگاہ ڈالنا کے ہیں۔

اصطلاحی معنی

تلمیح کے اصطلاحی معنی بیان کرتے ہوئے پروفیسر ڈاکٹر مزمل حسین رقم طراز ہیں: شاعر کا اپنے کلام یا نثر نگار کا اپنی نثر میں کسی مشہور واقعے، یا مسئلے روایت قصے، شخص، چیز، جگہ، شعر، حدیث، قرآنی آیت یا کسی فنی اصطلاح کی طرف اشارہ کرنا تلمیح کہلاتا ہے۔[6] اس صنعت تلمیح کو بعض تملیح بھی کہتے ہیں۔ لیکن صاحب بحر الفصاحت مولوی نجم الغنی رامپوری کے افادات کے مطابق جنہیں بعد ازاں سید قدرت نقوی نے مرتب کیا ہے۔ اسے تملیح سے تعبیر کرنا درست نہیں ہے۔ بلکہ اس کی تعریف ان الفاظ سے کرتے ہیں: "یہ صنعت اس طرح ہے کہ شاعر اپنے کلام میں یا کسی مسئلہ مشہورہ یا کسی قصے یا مثل شائع یا اصطلاح نجوم وغیرہ یا کسی ایسی بات کی طرف اشارہ کرے جس کے بغیر معلوم ہوئے اور بے سمجھے اس کلام کا مطلب اچھی طرح سمجھ میں نہ آئے۔ اس کی مثال یوں بیان کرتے ہیں:

عاشق اُن غیرت بلقیس کا ہوں میں آتش
بام تک جس کے کبھی مُرغِ سلیمانی نہ گیا[7]

معروف ماہر ادبیات یحیی بن حمزۃ العلوی رقمطراز ہیں: **مصطلح علماء البيان هو أن يشير المتكلم في أثناء كلامه ومعاطف شعره أو خطبه إلى مثل سائر، أو شعر نادر، أو قصة مشهورة فيلمحها فيوردها لتكون علامة في كلامه**[8] یہ علماءِ بیان کی اصطلاح ہے معنی آنکہ متکلم دوران کلام یا دورانِ خطبہ کسی معروف مثال یا کسی نادر شعر اور کسی مشہور قصہ کی جانب اشارہ کر دے۔ محمد عظیم حاصل پوری تلمیح کی تعریف ان الفاظ سے کرتے ہیں: ایک کلام میں دو یا دو سے زائد الفاظ کو لانا جو کسی اہم واقعہ کی طرف اشارہ کریں، وہ واقعہ حقیقی یا فرضی۔[9] شعر میں تلمیحات کا استعمال حسن کا باعث ہوتا ہے۔ یقیناً اس کا استعمال وہ شاعر کر سکتا ہے جسے تفصیلات پر درک حاصل ہو، فہم ثاقب ودیعت ہو، وسعت نظر ملی ہو۔ جیسا کہ سابق میں ذکر گزر چکا ہے کہ حافظ مظہر الدین مظہر نے اپنی ادبی صلاحیتوں کو نعتِ رسول مقبول علیہ السلام کے لئے وقف کر دیا تھا۔ چنانچہ حافظ مظہر الدین مظہر کے اس نعتیہ کلام میں تلمیحات کا ذکر بکثرت موجود ہے۔ ولادتِ مبارکہ سے قبل کی مبشرات کی تلمیحات درج ذیل ہیں۔

آپ مراد آدم ویحیٰ، محسن عیسیٰ، محسن موسیٰ
آپ نوید ابن مریم صلی اللہ علیہ وسلم[10]

یعنی آمد مصطفوی پر تمام انبیاء اپنی امتوں کو تنبیہ کرتے رہے۔ سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی نوید کا ذکر قرآن مجید ان الفاظ سے کرتا ہے: **ویاتی من بعدی اسمه احمد**[11] میرے بعد وہ نبی تشریف لائیں گے جن کا اسم مبارک احمد ہو گا۔

حافظ مظہر الدین مظہر اسے اپنے اشعار میں اس قوی انداز میں پیش کرتے ہیں کہ شاعرانہ انداز پر لطف محسوس ہوتا ہے۔ کہتے ہیں:

تیری آمد کی مبشر ہیں زبور و انجیل
تیری تصدیق میں نازل ہوا قرآن حکیم
لبِ داؤد یہ نغمے تیری زیبائی کے
دل ایوب و ابراہیم میں تیری تکریم[12]

یہ اشعارِ نعت قرآنی تلمیح ہیں، فرمان خداوندی ہے: **الذین یتبعون الرسول النبی الامي الذی یجدونه مکتوباً عندهم فی التوراة والانجیل**(الخ)[13]

حافظ مظہر الدین مظہر کا باب جبریل

مظہر الدین مظہر مرحوم کے ایک نعتیہ مجموعے کا نام باب جبریل ہے۔ کتاب کا یہ نام بھی تلمیح ہے۔ دراصل حافظ مظہر الدین مظہر کا ماننا ہے کہ جبریل جب بھی دربار رسالت میں حاضر ہوتے باب جبریل سے یہ حاضری ہوتی تھی۔ یوں حافظ مظہر الدین مظہر باب جبریل کو "قرب مصطفوی" کے حصول کا اولین زینہ قرار دیتے ہیں۔ مظہر الدین مظہر کہتے ہیں:

ہے شہہِ دین کی حضوری میں پہنچنے کی سبیل
یہ میرا نعت کا دیوان ہے کہ باب جبریل[14]

یعنی حافظ مظہر الدین مظہر اپنی تمام تر نعتیہ شاعری کے مجموعہ کو تقریب آنجناب علیہ السلام کا ذریعہ جانتے ہیں۔

بقول آں!

دیکھ کر حسن و جمالِ رخ "باب جبریل"
وجد میں آئے نہ کیوں روحِ جناب جبریل[15]

یعنی اُس نعتیہ نغمہ سازی سے مقصد ہی یہی ہے کہ جس عشق و مستی کے دریا میں موصوف خود غوطہ زن ہیں اس کے فیوض عام و خاص میں بھی بکھیرنا چاہتے ہیں۔ انہیں خود اعتراف ہے کہ:

اسی صہبا سے تھے حسانؓ و بوصیریؒ سرشار
شکر حق میں بھی ہوں مستِ مئے نابِ جبریل[16]

تخلیق مصطفی علیہ السلام

نبی علیہ السلام کی تخلیق سے متعلق حافظ مرحوم کے اشعار میں متعدد مقامات پر ذکر ملتا ہے۔ "لولاک لما خلقت الافلاک" ان الفاظ سے حدیث اگرچہ علماء محققین کے نزدیک زیر بحث رہی ہے، لیکن شعراء اور ادیبوں کے ہاں یہ تصور عام ہے۔ حافظ مظہر الدین مظہر بھی اسی نظریے سے متفق نظر آتے ہیں۔ موصوف کہتے ہیں:

بنے ہیں دونوں جہاں شاہِ دوسرا کے لئے
سجی ہے محفل کونین مصطفی کے لئے[17]

اس شعر میں واضح طور پر شاعر کہنا چاہتے ہیں باعث تخلیق کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستی مبارکہ ہے۔

موصوف ایک دوسرے ہی مقام تحریر کرتے ہیں:

شب معراج! تیرے کشفِ حقائق کے نثار

کھل گیا عقدہ "لولاک لما" آج کی رات[18]

اس شعر میں بھی شاعر ،لولاک لماخلقت الافلاک" کی طرف ہی اشارہ کر رہے ہیں۔ اسی ضمن میں حافظ مظہر الدین مظہر مرحوم ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

خرد نہ سمجھے گی مفہوم و معنی لولاک

ہم اہل عشق ہیں کیا، بحث ایں و آں میں رہیں[19]

مظہر الدین مظہر کہتے ہیں:

پردے اٹھے نہ تھے حسن ازل عیاں نہ تھا

گنبدِ پاک کی قسم، طور پہ یہ سماں نہ تھا

جب شہِ انبیاء کا نور زینت لامکاں نہ تھا

حسن بھی مطمئن تھا عشق بھی شادماں نہ تھا[20]

ایک غزل میں یوں گویا ہوئے:

عالم تمام مطلع نور وضیاء نہ تھا

جب تک ظہور ماہ رسالت ہوا نہ تھا[21]

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

مقصدِ بزم کن فکاں ہیں حضور

وجہ تخلیق دوجہاں ہیں حضور[22]

"بزم کن فکاں" میں بھی تلمیح ہے کہ:

"واذ اقضیٰ امرافانما یقول له کن فیکون"[23] وجہ تخلیق کائنات میں اشارہ ہے **لولاک لماخلقت الافلاک"** کی طرف۔

میلاد مصطفیٰ علیہ السلام

نبی رحمت علیہ السلام کا ربع مسکون پر ورودِ مسعود باختلاف روایات بارہ ربیع الاول ہے۔ حافظ مظہر الدین مظہر کہتے ہیں:

ان سے آنکھوں میں بستی ہے، ان سے دل میں سرشاری ہے

محسوس کیے ہیں میں نے جو فیضان ربیع الاول کے[24]

موصوف ذکرِ ولادتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کس ذوق و مستی میں کرتے ہیں اس کا اندازہ ذیل کے اشعار سے کیا جاسکتا ہے۔

ان کی آمد کے تذکرے پھر چھڑ گئے

ذکر میلاد پھر دل لبھانے لگا

گلستاں گلستاں پھر بہار آ گئی
پھر چمن کا چمن مسکرانے لگا[25]

حلیہ مبارکہ

حافظ مظہر الدین مظہر کے کلام میں قرآنی تعلیمات کا ذکر بھی بکثرت موجود ہے۔ بالخصوص جن آیات میں سیرت طیبہ کے کسی پہلو کا ذکر ہو۔ حافظ مظہر الدین مظہر کا کلام ہے کہ:

گیسو ہیں تیرے سورۃ واللیل کی تفسیر
عارض ہے تیرا مطلع دیوان دو عالم!
لب ہائے مبارک ہیں شفاعت کے پیالی
چشمان مبارک ہیں نگہبان دو عالم![26]

یہ قرآنی تلمیح بھی ہے اور حلیہ مبارک کو بھی اشارۃً بیان کیا گیا ہے۔ اس میں استعارات کا استعمال ہے اور تشبیہ و تمثیل کے بیان کا عملی نمونہ بھی۔ مجاز بھی لائق تحسین ہے پھر مجاز بھی ایسا کہ حقیقت کے قریب تر بیان کیا گیا ہے۔ حافظ مظہر الدین مظہر اپنی شاعری کی جولان گاہ اور حدود اربعہ کا ذکر ان الفاظ سے کرتے ہیں:

کہیں وصف رخ و گیسو، کہیں ہے تذکرہ قد کا
مرا دیوان اک گلدستہ ہے نعت محمدؐ کا[27]

بقول حافظ مظہر الدین مظہر:

عجب شان مرے شاہ کے کرم کی ہے
کہ ذرے ذرے رحمت شہ امم کی ہے
پڑھی جو سورۃ والیل ہو گیا معلوم
یہ بات زلف محمدؐ کے پیچ و خم کی ہے[28]

دریا بکوزہ ان الفاظ سے کرتے ہیں:

کیا بنائی ہے خدا نے شہر دیں کی صورت
کیا حسیں ہیں خد و خالِ شہر کی مدنی[29]

احوال قبل از نبوت

سیرت النبی ﷺ کے باب میں قبل از نبوت کے 40 برس ہیں۔ ان میں نبی علیہ السلام کی معاشی، اور سماجی حیات طیبہ کے ضیاء افروز گوشے پنہاں ہیں۔ آپ علیہ السلام نے بکریاں بھی چرائیں، عبادت الٰہی سے غافل بھی نہ ہوئے، فلاحی سرگرمیوں میں صف اول میں دکھائی دیے۔ بقول حافظ مظہر الدین مظہر:

جس میں خواجہ نے چرائیں بکریاں
اس جبل، اس دشتِ رحمت پر سلام[30]

حدیث مبارکہ ہے: **ما بعث اللہ نبیا الا رعیٰ الغنم۔**[31] اللہ نے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ آپ علیہ السلام کا غار حرا میں خلوت اختیار کرنا اور عبادت میں مصروف ہونے کا ذکر ان الفاظ سے کیا۔

غارِ ثور میں ہیں ان کے نور کے جلوے
خلوت حرا میں بھی زینت حرا یہ ہیں[32]

بقول آں:

ان سے جن غاروں کے دل روشن ہوئے
ان کی جلوہ بار خلوت پر سلام[33]

طور و حرا کی منزلت کا تقابل کرتے ہوئے گویا ہوئے:

روداد کوہِ طور کی مشہور ہو گئی
غارِ حرا کے سینے کا افسانہ راز ہے[34]

مکی دور کی تلمیحات

مکی دور میں نبی رحمت علیہ السلام کی زندگی مبارک کے 13 سال گزرے ہیں۔ ان میں بیشتر واقعات و معاملات درپیش آئے حافظ مظہر الدین مظہر نے ان واقعات کو اپنی شاعری میں کہیں اجمالا تو کہیں تفصیلاً ذکر کیا ہے۔ قصہ معراج کی طرف اشارہ حافظ مظہر الدین مظہر مرحوم اپنے کلام میں اس طرح کرتے ہیں۔

ہم نے سنا ہے قصہ طور و کلیم بھی
شاہ امم کی سیر کا عالم مگر کہاں
اک بھید ہے حقیقت معراج مصطفی
اسرار لامکاں کی کسی کو خبر کہاں[35]

ان دو شعروں میں بیک وقت کئی تلمیحات یکجا کر دی گئی ہیں اس میں موسیٰ علیہ السلام کے قصہ طور میں ذاتِ الٰہی سے ہمکلام ہونے کی طرف بھی اشارہ ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کا لقب کلیم اللہ بھی تلمیحاً ذکر ہے۔ نبی آخر الزماں کے سفر معراج کی طرف بھی تلمیح ہے۔ اس سفر معراج کا ذکر ایک اور شعر میں ان الفاظ سے کرتے ہیں۔

آپ ہی مفسر سرِ فتدلیٰ آپ ہی صورت آپ ہی معنی
آپ ہی جلوہ آپ ہی محرمِ صلی اللہ علیہ وسلم![36]

اس شعر میں قرآن مجید کی آیات کریمہ کی طرف اشارہ ہے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا ہے۔"وھو بالافق الاعلیٰ۔ ثم دنا فتدلیٰ"[37] سفر معراج کا ذکر ذکر کرتے ہوئے موصوف یوں گویا ہوئے:

عالم کیف میں ہیں عرش معلیٰ کے مکین
عالم وجد میں ہے عرش بریں آج کی رات
"قاب قوسین" کی منزل تھی محمد کا مقام
رہ گیا سدرہ پر جبریل امیں آج کی رات![38]

درج بالا اشعار میں بھی بیک وقت کئی چیزوں کی طرف اشارہ ہے۔ اس میں قرآن مجید کی "سورہ نجم" کی فکان قاب قوسین، اَو ادنیٰ، کو ذکر کیا گیا۔ شب معراج کی طرف تلمیح ہے۔ سدرۃ المنتہی ایک درخت ہے جس کی جڑیں چھٹے آسمان میں اور پھیلاؤ ساتویں آسمان تک ہے کی طرف اشارہ ہے۔ نیز وہاں جبریل امین علیہ السلام وہاں رُک گئے اور نبی علیہ السلام کا اس سے بھی اوپر جانے کا ذکر ہے۔ حافظ مظہر الدین مظہر کہتے ہیں:

چلے تو تھام لی جبریل نے بڑھ کر رکاب ان کی
شب اسریٰ یہ خوب انداز تھا شہہ کی خوشامد کا[39]

کہا جاتا ہے کہ جب نبی علیہ السلام معراج کی رات تشریف لے گئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے براق کی مہار تھامی۔ جہاں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے وہاں شب معراج کا ذکر کرتے ہوئے اللہ نے جس انداز میں فرمایا کہ "**سبحان الذی اسریٰ بعبدہ**"[40] شب معراج کو شب اسریٰ کہہ کر اس آیت کو بھی تلمیحاً ذکر کر دیا گیا ہے۔ سید کائنات علیہ السلام نے مسجد اقصیٰ میں سفر معراج کی شب تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت کرائی۔ اس قصہ کا ذکر حافظ مظہر الدین مظہر ان الفاظ سے کرتے ہیں:

تیری نمازِ مسجدِ اقصیٰ پر کھلا
ہیں مقتدی تمام رسل اور تو امام[41]

بقول حافظ مظہر الدین مظہر:

سرِّ قوسین کو کیا سمجھے گی عقل محدود؟
راز معراج کو کیا پائے گا ادراک بشر؟[42]

سرِ قوسین میں مکانِ قاب قوسین" کو تلمیحاً ذکر کیا گیا ہے جسے اللہ رب العزت نے "سورۃ النجم" میں بیان فرمایا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے۔ **فکان قاب قوسین او ادنٰی**[43]

معجزات

معجزات نبویہ کا ذکر کیا جائے تو کلیات حافظ مظہر الدین مظہر کے اس باب میں بھی تشنگی نہیں۔

دامن مہر میں بھیک تیرے جلوؤں کی
تاباں تیری انگشتِ شہادت سے دو نیم[44]

اس میں واقعہ شق القمر کو بیان کیا گیا ہے کہ کفار کے مطالبہ پر نبی علیہ السلام نے انگشت شہادت سے اشارہ فرمایا اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ ابو جہل کے ہاتھ میں کنکروں کے بولنے کی بابت قصہ مشہور علی الالسنۃ اور زباں زدِ عام ہے حدیث مبارکہ میں اگرچہ اس کی اصل موجود نہیں تاہم یہ قصہ کتب سیرت میں موجود ہے۔ لیکن حافظ مظہر الدین مظہر مرحوم کا میدان حدیث کی بحث و تحقیق نہ تھا چنانچہ انہوں نے اس کا ذکر اپنی شاعری میں بایں الفاظ کیا:

بول اٹھے بو جہل کی مٹھی میں بھی کنکر
یہ واقعہ اعجاز لبِ سرور دیں تھا[45]

قصہ سفر ہجرت

حافظ مظہر الدین مظہر نے نبی علیہ السلام کی حیات مبارکہ کی مدنی زندگی کے گوشوں کا بھی ذکر کیا ہے اور انہیں تلمیحات کا حسین لبادہ اوڑھا دیا ہے۔ حافظ مظہر الدین مظہر:

طلع البدر علینا کی صدائیں گونجیں
نعمہ افروزیء ماہ مدنی کے صدقے[46]

نبی علیہ السلام کے مدینہ میں ورودِ مسعود کے وقت بنو نجار کی کچھ بچیوں کے ترحیبی کلمات تھے کہ **"طلع البدر علینا من ثنیات الوداع۔ وجب الشکر علینا مادعا للہ داع"**[47] مکہ مکرمہ کی دائیں جانب تین میل کے فاصلہ پر غار ثور واقع ہے۔ نبی علیہ السلام نے ہجرت مدینہ منورہ کا ارادہ فرمایا تو گھر سے نکلنے کے بعد تین دن تک اسی غار میں قیام پذیر ہوئے اس غار کا ذکر حافظ مظہر الدین مظہر ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

غار ثور میں ہیں ان کے نور کے جلوے
خلوت حرا میں بھی زینت حرا یہ ہیں[48]

سفر ہجرت میں رفاقتِ خلیفہ اول کا ذکر بایں الفاظ کیا۔

صدیق ہمرکاب تھے بستر پر تھے علی
ہر طرح کیف بار تھی ہجرت حضور کی[49]

جہاد نبوی

حافظ مظہر الدین مظہر نبی علیہ السلام کے غزوہ خندق کے قصے کو تلمیحاًیوں ذکر کرتے ہیں۔

تونے خود غزوہ خندق میں چٹانیں توڑیں
عزم والے! تیری اس کوہ کنی کے صدقے
عربی خواجہ کے ہاتھوں کی نزاکت پہ نثار
قوت بازوئے شاہؐ مدنی کے صدقے[50]

صحابہ کرام تشریف لائے آکر شکوہ کناں ہوئے کہ دوران کھدائی ایک مضبوط چٹان آگئی ہے ہم سے توڑی نہیں جارہی۔ نبی علیہ السلام نے خود کمر کسی اور اس چٹان کو توڑ ڈالا اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔ نبی علیہ السلام کی قوت مبارکہ کہ ایسی چٹان جو کسی سے نہ ٹوٹ پائی تھی اسے ریزہ کر دیا۔[51] مقام بدر واحد کا ذکر بھی ملاحظہ ہو!

مقام بدر ہے یہ احد کی منزل ہے
ادھر بھی آؤ کہ تھوڑی سی ہاؤ ہو جائے[52]

ختم نبوت

عظمت و منقبت کے میزان میں دیکھا جائے تو آپ کا سب عالی مقام در مقام ختم نبوت ہے۔ حافظ مظہر الدین مظہر کے بقول:

بعثت خواجہ ہوئی بعدِ رسولانِ کرام
صفیں ہو جائیں مکمل تو امام آتا ہے[53]

آپ کی تشریف آوری کے بعد سلسلہ وحی کے انقطاع کا ذکر کرتے ہیں کہ:

ختم ہے سلسلہ وحی و نزولِ جبریل!
کوئی پیغام نہ آیا تیرے پیغام کے بعد[54]

تکمیل دین حنیف جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمادی۔ فرمان خداوندی ہے۔**"الیوم اکملت لکم دینکم واتمت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا"**[55]

حافظ مظہر الدین مظہر کہتے ہیں:

کی جو سرکار پہ اللہ نے دین کی تکمیل
رُک گیا سلسلہ وحی و نزول جبریل[56]

نبوت کے سلسلے کا بنیادی نکتہ ہی یہ ہے کہ تعلیمات مصطفوی قدرت نے جامعیت بھی بخشی ہے اور عالمگیریت بھی۔

حافظ مظہر الدین مظہر کے بقول:

تری اقلیم کے ساحل ہیں ازل اور ابد
از ازل تا ابد پھیلی ہے تیری اقلیم[57]

مقام نبوت بروز جزاء

نبی علیہ السلام کو اللہ رب العزت نے جس مقام بلند سے دنیا میں نوازا ہے اس سے کہیں زیادہ مقام عالی روز قیامت عنایت فرمائے گا۔ کتاب و سنت میں بے شمار دلائل اس بابت موجود ہیں۔ حافظ مظہر الدین مظہر کہتے ہیں:

حشر میں صاحب نوا صلِ علیٰ محمد
شافع عرصہ جزا صلِ علیٰ محمد[58]

اس میں دو تلمیحات ہیں حدیث مبارکہ ہے:

"وبیدی لواء الحمد ولا فخر، ومامن نبی یو مئذ آدم فمن سواہ الا تحت لوائی"۔[59] میرے ہاتھ میں اللہ کی حمد کا علم ہو گا آدم اور باقی انبیاء علیہ السلام میرے جھنڈے تلے ہوں گے۔ اسی شعر میں بھی نبی علیہ السلام کی طرف سے یوم قیامت کو شفاعت کبریٰ کا بیان ہے۔ فردوس بریں کا ذکر کلام حافظ مظہر الدین مظہر یوں کیا گیا ہے:

فردوس تیرے کوئے دل کا پرتو
نقشہ تیری گلیوں کا دبستانِ دوعالم
سمٹی ہے تیرے سامنے کونین کی وسعت
پھیلا ہے تیرے سامنے دامانِ دوعالم[60]

حوض کوثر کا ذکر بایں الفاظ کرتے ہیں:

بہشت کوثر و جام طہور کی ضامن
صدائے آل محمد، نوائے آل رسول[61]

خلاصۂ بحث

حافظ مظہر الدین مظہر ایک قادر الکلام شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک وسیع المطالعہ شخصیت تھے۔ ادب کے نشیب و فراز، نظم میں بیان و بدیع کے اسرار و رموز سے خوب واقف تھے۔ انہیں سیرت کے مختلف گوشوں کا علم اور ان کے مصادر تک پذیرائی حاصل تھی۔ احادیث اور قرآن کی آیات کو ایسے انداز میں تلمیحاً ذکر کرتے ہیں کہ اس سے تلمیح خفی بنتی ہے نہ اظہار کے مضرات کا شائبہ ہوتا ہے۔ مظہر الدین مظہر کی شاعری میں احادیث میں چھپے سیرت کے تمام تر پہلوؤں کا احاطہ اس خوش اسلوبی سے کیا گیا ہے کہ ان کی جملہ ادبی شہہ کار نعت رسول سے تعبیر قرار پاتے ہیں۔ واقعتاً ان کا ادبی ذوق بابِ جبریل تھا جس کے وسیلے وہ قرب الٰہی اور شفاعت مصطفوی کے امیدوار بنے رہے۔

References

[1] Abū Ya'li, *Al-Musnad* (Damascus: Dār al-Ma'mun al-Turath), 8:200.
[2] Imām Muhammad Ibn Ismā'īl al-Bukhārī, *Al-Jāma'i al-Saḥīḥ* (Riyādh: Maktaba Dār al-Salām, 1999), Ḥadīth no. 453.
[3] Imām Abū Abdullah Muhammad Ibn Abdullah Ḥākim al-Nisaburi, *Al-Mustadrak 'alā al-Saḥīḥeen* (Beirūt: Dār al-Kutub al-'Alamiya 1411-1990 AH), 5861.
[4] Ḥāfiz Mazhar al-Dīn Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar* (Lahore: Arfa Publishers, 2013), 95.
[5] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 96.
[6] Dr. Muzammil Hussain, *Discussions of 'Ilm-e-Bayān and 'Ilm-e-Badī in Urdu* (Lahore: Fiction House, 2020), 150.
[7] Maulvī Najam al-Ghanī Rāmpūrī, *Martab Syed Qudratullah Naqvī* (Lahore: Bahr al-Fasāhat Tayyaba Noor Printers, 2017), 311.
[8] Yaḥyā Ibn Hamza 'Alavī, *Al-Mudil al-Mutlim for the Secrets of al-Balagha and the Sciences of Facts of Miracles*, 3:98.
[9] Sheikh Muhammad Āzim Ḥāsilpūurī, *Terminology* (Lahore: Islāmiya School, 2017), 197.
[10] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 469.
[11] Al-Ṣaff 61:06.
[12] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 572.
[13] Al-A'rāf 7:157.
[14] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 943.
[15] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 938.
[16] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 939.
[17] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 479.
[18] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 299.
[19] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 753.
[20] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 854.
[21] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 977.
[22] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 579.
[23] Al-Baqara 02:117.
[24] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 20.
[25] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 54.
[26] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 588.
[27] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 946.
[28] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 970.

[29] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 1158.
[30] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 615.
[31] Al-Bukhārī, *Al-Jāma'i al-Saḥīḥ*, Ḥadīth no. 2262.
[32] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 611.
[33] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 616.
[34] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 789.
[35] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 462.
[36] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 469.
[37] Al-Najam 53:7-8.
[38] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 545-546.
[39] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar* 948
[40] Al-Isrā 17:01.
[41] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 1163.
[42] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 621.
[43] Al-Najam 53:09.
[44] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 573.
[45] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 1025.
[46] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 975.
[47] Imam Abū Bakr Ahmad Ibn Hussain Bayheqī, *Dalāal al-Nabwat wa Maraft Ahwal-e-Sahib al-Shariya* (Beirūt: Dār Al-Kutub al-Imima, 1405 AH), 1:89.
[48] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 611.
[49] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 628.
[50] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 976.
[51] Al-Bukhārī, *Al-Jāma'i al-Saḥīḥ*, Ḥadīth no. 4101.
[52] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 462.
[53] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 768.
[54] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 477.
[55] Al-Mā'idah 05:03.
[56] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 493.
[57] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 573.
[58] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 791
[59] Imām Muhammad Ibn 'Isā al-Tirmidhī, *Al-Jām'i al-Tirmidhī* (Riyādh: Maktaba Dār al-Salām, 1999), Ḥadīth no. 3615.
[60] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 589.
[61] Mazhar, *Kuliyāt-e-Mazhar*, 577.